بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ وَ تِیْرِیْ کِشْتِیْ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۸ وفا ۱۳۴۴ ہش ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۱۸ جولائی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

—محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب—

ربوہ ۱۷ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل بھی حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آزمائش کے رنگ میں مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں

جو بہر طور خدا کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے وہ اسے ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے

"بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آجائے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ صلح جو کلی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہیئے ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے۔ کبھی ایک دوست دوسرے دوست کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اس کو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراح صدر سے ہونی چاہیئے نہ کہ مجبوراً۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ الی الآیۃ یعنی ہم آزماتے رہیں گے کبھی ڈرا کر، کبھی بھوک سے کبھی مالوں اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کر کے۔ یہاں ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل تیار کی اور یکایک اسے آگ لگ گئی اور وہ تباہ ہو گئی یا دیگر امور کے لئے محنت اور مشقت کی مگر نتیجہ میں ناکام رہ گیا۔ غرض مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہیں وہ بڑی شرح صدر سے کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوٰتٌ الخ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو مشکلات میں راہ دکھا دیتا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بڑا ہی کریم و رحیم اور بامروت ہے۔ جب کوئی شخص اس کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اس کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اس کو اس کا بدلہ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ غرض یہ تو وہ مقام اور مرحلہ ہے جہاں وہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے۔ دوسرا مقام اور مرحلہ وہ ہے جو اس نے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں فرمایا ہے۔ یہاں وہ بندے کی بات ماننے کا وعدہ فرماتا ہے پس سعید انسان پہلے مقام پر کھڑا ہوتا ہے یعنی انشراح صدر کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بات مانتا ہے۔ وہ دوست کے ایلام کو بہ رنگ انعام مشاہدہ کرتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل ص ۳۸۵، ۳۸۶)

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۱۷ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اسلامی معاشرہ کی خصوصیات اور دیگر معاشروں کے بالمقابل اس کے نمایاں امتیاز پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے اس ضمن میں سورۃ الحجرات کی آیات ۱۱ تا ۱۴ (انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم ... الخ) کی لطیف تفسیر بیان کر کے اسلامی معاشرہ کے بعض بنیادی اصولوں کو واضح فرمایا۔

—● ربوہ ۱۷ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کمر پر پھوڑے کی وجہ سے تاحال ناساز چلی آرہی ہے۔ کیل ابھی تک نہیں نکلی ہے جس کی وجہ سے پھوڑا ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

—● ربوہ ۱۷ جولائی۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم۔ این۔ سٹینڈیٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے عرق النسا کی تکلیف کے باعث بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود تاحال افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ گزشتہ چند روز سے تکلیف کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی ہے۔ نیز کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

—● ربوہ ۱۸ جولائی۔ پرسوں شام یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔ جس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں نسبتاً کمی ہوگئی ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۵ء

اسلام کا نظامِ عبادت

اسلام کو دوسرے مذاہب پر جو برتری ہے۔ وہ اسلام کے نظام عبادت سے بھی اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ ایک مسلمان کے لئے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور کلمہ شہادت لازمی قرار دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک کلمہ شہادت کا تعلق ہے اس کا زبان سے پڑھ دینا اور دل سے تسلیم کر لینا بھی عبادت میں داخل ہے۔ اس لئے عموماً اکثر مواقع پر کلمہ شہادت کا پڑھنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ مثلاً نکاح کے وقت کلمہ شہادت مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح جب قسم کھائی جائے یا اسلام قبول کیا جائے تو کلمہ شہادت کے ساتھ ہی ایسا ہوتا ہے زکوٰۃ صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے جو اسلامی قواعد کے مطابق صاحب نصاب ہوں یعنی جو خاص مقدار دولت کی رکھتے ہوں اور ایک سال تک ان کے پاس موجود رہی ہو۔ اس طرح جن لوگوں پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ وہ اس فرض کی بجا آوری میں گویا عبادت ہی کرتے ہیں اسی طرح حج عمر بھر میں ایک دفعہ لازمی ہے۔ بشرطیکہ حج کی شرائط مثلاً استطاعت اور امن وغیرہ پوری ہوتی ہوں۔ روزہ ہر بالغ مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت ماہ صیام میں پورا مہینہ فرض ہے۔ اس میں بعض صورتوں میں استثناء بھی ہے۔ مگر استثناء قاعدہ ہی کی ہوتی ہے پھر رات دن میں پنج وقتہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ سورج نکلنے سے پہلے صبح کو۔ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر۔ سورج $\frac{3}{4}$ حصہ دن کا طے کرنے پر عصر اور غروب پر مغرب اور اندھیرا ہونے پر عشاء یہ پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں۔ پھر صبح کے دو فرض یعنی دو رکعت نماز۔ ظہر کے چار فرض یعنی چار رکعت نماز۔ عصر کے علی ہذا القیاس چار فرض۔ مغرب کے تین فرض اور عشاء کے چار فرض ہیں۔

الغرض ہر وقت کلمہ شہادت ادا کرنا صاحب نصاب ہونے کی صورت میں سال میں ایک بار زکوٰۃ دینا شرائط پوری کرنے کی صورت میں ایک دفعہ عمر بھر حج کرنا اور روزانہ فرض نماز پانچ وقت پڑھنا کم از کم وہ عبادت ہے جو ایک مسلمان کو مسلمان بنانے کے لئے ضروری ہے۔ جو شخص یہ عبادت ادا نہیں کرتا یا نماز تو پڑھتا ہے مگر روزے نہیں رکھتا۔ شرائط موجود ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا۔ صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہیں دیتا وہ صحیح معنوں میں مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اگرچہ محض سیاسی لحاظ سے جو شخص کلمہ شہادت پڑھ لیتا ہے مسلمان ہو جاتا ہے اور اسلامی معاشی اور سیاسی حقوق کا حقدار بن جاتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسا شخص قطعاً مسلمان نہیں ہے۔

اس طرح عبادت کے کم از کم حدود مقرر ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ان فرائض کو ادا کرے۔ اگر وہ کسی ایک رکن کو ترک کر دیتا ہے۔ تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ٹھہرتا۔

دوسری طرف عبادت کے دراصل کوئی حدود نہیں۔ ایک انسان ہر وقت دن رات نماز پڑھتا رہے۔ روزے رکھے زکوٰۃ کے علاوہ جتنا چاہے مال انفاق کرے۔ جتنی بار چاہے عمر میں حج اور عمرہ بجا لائے۔ اس کو ثواب ملتا ہے۔

اگرچہ اس طرح عبادت کی کوئی حد مقرر نہیں۔ تاہم اسلام ایک معتدل دین ہے وہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ کوئی انسان ہر وقت نماز نہ پڑھتا رہے۔ نہ ہر روز روزہ رکھے۔ نہ یکدم اپنا سارا مال انفاق کر دے۔ اور نہ حج اور عمرہ میں آنے جانے میں عمر گزار دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ اسلام نے نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ کے حدود متعین کئے ہیں۔ مگر عبادت وسیع لحاظ سے انہی اعمال تک محدود نہیں ہے۔ اسلام میں ہر وہ کام جو تقویٰ اللہ سے کیا جائے۔ عبادت الٰہیہ میں داخل ہے۔ حتی کہ خالص انفرادی اعمال مثلاً کھانا پینا۔ چلنا پھرنا وغیرہ بھی اگر تقویٰ اللہ کے پیش نظر ہو تو یہ سب اعمال بھی عبادت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

اس طرح اسلام نہ تو انسان کو کھلا چھوڑتا ہے کہ وہ ہر وقت دنیا کے کاموں میں مصروف رہے یا غفلت میں عمر گزار دے۔ اور نہ وہ اس کو مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ دن رات مقررہ قسم کی عبادت میں لگا رہے اور اپنے اہل و عیال اور اپنے نفس کو بالکل فراموش کر دے۔ اس طرح اگر تقوےٰ کے پیش نظر انسان اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال کے لئے سامان زندگی مہیا کرنے میں جو وقت گزارتا ہے۔ وہ بھی عبادت کے وسیع معنوں میں عبادت کا ہی تصور ہوتی ہے۔

سوال ہے کہ اگر تقویٰ اللہ ہر کام کو عبادت بنا دیتا ہے۔ تو پھر اسلام نے خاص نظام عبادت کیوں مقرر کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقوےٰ اللہ میں بھی انسان کوشش سے ہی کامیاب ہوتا ہے۔ جو عبادت اللہ تعالےٰ نے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ مقرر کی ہے وہ تقوےٰ اللہ کو تقویت دینے کے لئے گویا مشق کی حیثیت رکھتی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ماخلقت الجن والانس

الا لیعبدون۔

یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت یعنی عبودیت کے اظہار کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ حقیقی زندگی وہی ہے جو اللہ کی عبودیت میں گزرے۔ یہاں عبودیت کے وسیع ترین معنے لئے جائیں گے۔ یعنی انسان کو اپنی تمام زندگی اللہ تعالےٰ کے احکام اور سنت رسول اللہ کے مطابق گزارنی چاہیئے۔ معاشرہ انسانی کا کوئی پہلو۔ معمولی پیشہ ورانہ کام ہو یا سیاست ہو اگر اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزاری جائے تو وہ عبودیت کی زندگی ہی ہوگی۔

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

اسلام کے نظام عبادت کا یہ کمال ہے کہ اگر ہم عبادت کے ان اعمال پر جن کی تفصیل شروع میں کی گئی ہے عمل پیرا ہو جائیں تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری تمام زندگی صبغۃ اللہ میں رنگ جاتی ہے۔ ایسا نظام عبادت کوئی دین بھی پیش نہیں کر سکتا۔ یہ اسلام ہی کی خصوصیت ہے کہ اس نے ایک باقاعدہ نظام عبادت قائم کیا ہے۔ اور اس کی تمام تفاصیل بھی بیان کر دی ہیں۔

اگرچہ اسلامی عبادت کے یہ پنج بنا اپنی اپنی جگہ سب ضروری ہیں۔ لیکن چونکہ روزانہ نماز پنجگانہ انسانی کردار پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے بھی اقامت الصلوٰۃ پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ھدًی للمتقین الذین
یومنون بالغیب ویقیمون
الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم
ینفقون۔

جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے نماز کے بعد انفاق کا درجہ آتا ہے۔ درجہ کا مطلب عبادتی درجہ نہیں ہے۔ کیونکہ عبادت کے لحاظ سے سب اعمال برابر ہیں۔ درجہ کا مطلب صرف یہ ہے کہ انسان کو سب سے پہلے صلوٰۃ کی اقامت کی فکر کرنی چاہیئے اسی لئے کہا گیا ہے کہ

ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشآء

یعنی نماز انسان کو فحاشی سے محفوظ کر دیتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ آیا وہ نماز کا پابند ہے اگر کوئی پابندیٔ نماز میں ڈھیل کرتا ہے۔ تو سمجھ لو کہ وہ ایسا دینی مسلمان ہے۔ باقی اعمال تو بعد میں دیکھے جائیں گے۔

روز محشر کہ جانگداز بود
اولیں پرسش نماز بود

اس طرح کوئی احمدی تارک الصلوٰۃ نہیں ہو سکتا۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ غفلت چھا گئی ہو۔ اس لئے ایسے دوستوں کو فکر کرنی چاہیئے اور نماز کی تلافی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں (۲۴) مرکزی سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں مرکزی سالانہ اجتماع اپنی شاندار روایات کے ساتھ

۲۲ - ۲۳ - ۲۴ اخاء ۱۳۴۴ھش
۲۲ - ۲۳ - ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ

میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

خدام اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا مغربی جرمنی میں ورودِ مسعود

٭ پرتپاک خیر مقدم ٭ جرمن نومسلموں کی طرف سے گہرے اخلاص و محبّت کا اظہار

٭ پریس میں جماعتِ احمدیّہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر

(مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے انچارج احمدیّہ مشن مغربی جرمنی)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۳۔ جون کو کوپن ہیگن سے دوپہر کے ساڑھے بارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز ہمبرگ تشریف لائے۔ مکرم میاں صاحب کے ہمراہ برادرم میر مسعود احمد صاحب بھی تھے۔ ہوائی اڈہ پر برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب (جو چار روز قبل ہمبرگ تشریف لے آئے تھے) کے ہمراہ انہیں خوش آمدید کہا۔ مسجد کے باہر کے دروازہ پر برادرم سعید KRETZSCHMAR اور برادرم محمود HASS نے استقبال کیا۔ اور برادرم محمود HASS نے محبت اور عقیدت کے جذبات کے ساتھ پھول بھی پیش کئے۔ اس دفعہ مکرم میاں صاحب کی ملاقات کے لئے احباب جماعت دور دور کے علاقوں سے تشریف لائے۔ چنانچہ برادرم سعید KRETZSCHMAR دو سو میل کا سفر طے کر کے ایک روز قبل ہمبرگ تشریف لے آئے۔ برادرم محمود HASS آج کل ملٹری ٹریننگ لے رہے ہیں اور اس سے رخصت حاصل کرنا غریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے اس احمدی دوست نے اپنے افسرانِ اعلےٰ سے مل کر پوری کوشش کے ساتھ رخصت حاصل کی اور ہمبرگ تشریف لے آئے۔ مکرم میاں صاحب کے پروگرام میں دو روز کا التوا ہو گیا اس لئے انہوں نے ٹیلیفون کر کے اپنی رخصت میں توسیع کروائی۔ افسر متعلقہ رخصت دینے پر آمادہ نہ تھا لیکن انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اپنے معزز مہمان کو ملے بغیر نہیں آسکتے۔ ہمارے ایک معمر احمدی دوست OMAR RUMPF بھی ہمبرگ سے ۵۰/۶۰ میل دور رہتے ہیں۔ ان کی عمر اب ۸۲ سال ہے یہ بھی محبّت اور اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے تشریف لے آئے۔ ہمبرگ کی جماعت کے دیگر جرمن احمدی افراد کے علاوہ فلسطین کے ایک احمدی دوست اوؐدا ور الجیریا کے احمدی دوست محمد JA... بھی مکرم میاں صاحب کو ملنے کے لئے تشریف لائے۔ افریقہ کے احمدی دوست عبد الکریم صاحب بھی تشریف لائے۔ احباب جماعت شام کے آٹھ بجے مسجد میں اکٹھے ہوئے۔ چونکہ جمعرات کا روز چھٹی کا دن نہیں ہوتا اس لئے باہر سے تشریف لانے والے احباب کی یہ بہت بڑی قربانی تھی۔ ایک معمر احمدی دوست مسٹر OMAR BEYER ہنوور سے بھی تشریف لائے۔ کم و بیش ۳ گھنٹہ تک احمدی احباب مکرم میاں صاحب کے ساتھ اپنے اخلاص اور محبت کا اظہار کرتے رہے۔ اس ایمان افروز گفتگو کے بعد خاکسار نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد برادرم عبد الرحیم صاحب نووک (NOWAK) نے اپنے جرمن قرآن کریم کی کاپی مکرم میاں صاحب کی خدمت میں دستخطوں کے لئے پیش کی جس پر مکرم میاں صاحب نے دعا کے ساتھ اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ احباب جماعت کا یہ ایمان افروز اجتماع قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات کی عملی تفسیر تھا۔

"واعتصموا بحبل اللہ
جمیعًا ولا تفرقوا
واذکروا نعمت اللہ
علیکم اذ کنتم اعداءً
فالّف بین قلوبکم
فاصبحتم بنعمتہ اخوانا"

"اور تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔" (۳: ۱۰۴)

اگلے روز بروز جمعۃ المبارک ساڑھے گیارہ بجے ALSTER دریا کے کنارے ایک کلچرل کلب "DIE INSEL" میں پریس کانفرنس اور لنچ کا انتظام کیا گیا۔ یہ ہمبرگ کا بہترین علاقہ قرار دیا جاتا ہے۔ مکرم میاں صاحب کے پروگرام میں تبدیلی کے باعث انتظامات کو جلدی میں بدلنا پڑا لیکن پھر بھی بفضلہ تعالےٰ ۱۵ پریس کے نمائندے تشریف لے آئے ان میں جرمن نیوز ایجنسی کے دو نمائندے اور اہم پریس ایجنسی CONTI PRESS کا ایک نمائندہ بھی شامل تھے جنہوں نے متعدد فوٹو بھی لئے۔ اخبارات کے نامہ نگاروں کے علاوہ بعض مشہور جرنلسٹ بھی شامل ہوئے۔ کھانے سے پہلے پریس کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ خاکسار نے مکرم میاں صاحب کا پریس والوں سے تعارف کروایا اور مختصر الفاظ میں جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کو پیش کیا اور مکرم میاں صاحب کے زیر اہتمام جماعتِ احمدیہ کے اسلامی مشنوں کی کامیابی کا نقشہ پیش کیا۔ مکرم میاں صاحب نے ایک موثر تقریر کے ذریعہ افریقہ کے مختلف علاقوں میں اپنے سفر کے حالات بیان فرمائے۔ تقریر کے دوران جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ مغربی افریقہ میں اسلام کی کامیاب تبلیغ اور اس کے خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان علاقوں میں آزادی سے پہلے افریقن غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور ان کے دل اور دماغ بھی آزاد نہ تھے اس لئے مذہبی طور پر سوچنے اور سمجھنے سے عاجز تھے۔ لیکن اب آزاد ہونے پر انہیں عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کرنے کا بھی موقع ملا اور ان پر اسلامی تعلیمات کی برتری اور عظمت واضح ہوتی گئی اور اسلامی تعلیمات مثلاً توحید باری تعالےٰ۔ مذہبی رواداری اور اسلامی اخوت اور مساوات نے ان کے دل و دماغ کو روشنی سے منور کرنا شروع کیا اور پھر تعلیم کی ترقی کے ساتھ انہیں خود اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے مواقع حاصل ہوئے۔ اس ملکی اور علمی انقلاب کے ساتھ اسلام کی تائید میں انقلاب برپا ہو چکا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کی شب و روز تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون اور دیگر مغربی افریقہ کے ممالک میں اسلام کامیابی اور سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے جس کا انہوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ تقریر کے بعد پریس کے نمائندگان نے سوالات دریافت کئے جن کے مکرم میاں صاحب نے جوابات دئیے اور اس بات پر بار بار زور دیا کہ جماعتِ احمدیہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے اور اس جماعت کا واحد مقصد دنیا بھر میں تبلیغی مساعی کے ذریعہ اسلام کو پھیلانا ہے۔ خاکسار نے بھی یورپ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے بارے میں بعض امور کو پیش کیا۔ ایک بجے کے قریب ہم وہاں سے فارغ ہوئے۔ مسجد واپس آنے پر خاکسار نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس پریس کانفرنس کا ذکر ہمبرگ کی ایک اہم روزنامہ اخبار ABENDECHO نے اپنی اشاعت مورخہ ۵ جون میں مکرم میاں صاحب کی فوٹو کے ساتھ

"ہمبرگ میں بطور مہمان"

کے عنوان کے ساتھ جلی حروف میں کیا ہے نامہ نگار نے تحریر کیا ہے:۔

"صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

"اعداد و شمار کے لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کی مغربی افریقہ میں ترقی کا جائزہ یوں لیا جاسکتا ہے کہ غانا میں ۲۴۷ تبلیغی مراکز سیرالیون میں ۴۴ نائیجیریا میں ۳۸ مراکز ہیں۔ غانا میں ۱۵۱ مساجد نائیجیریا میں ۱۹ اور سیرالیون میں ۲۵ مساجد تعمیر کی جاچکی ہیں۔ غانا میں جماعت کے ۱۲ سکول۔ نائیجیریا میں ۱۰ اور سیرالیون میں ۴ سکول ہیں۔

اسی طرح مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ تبلیغی میدان میں سرگرمی سے مصروف ہے۔ اہم تبلیغی مراکز دارالسلام اور نیروبی میں ہیں۔ وہاں بھی جماعتِ احمدیہ مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ اور اب تک ۲۰ مساجد تعمیر کی جاچکی ہیں۔

یورپ میں بھی جماعت منظم طور پر تبلیغ کر رہی ہے۔ انگلینڈ، سکنڈے نیویا ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مراکز موجود ہیں۔ جرمنی میں ہمبرگ اور فرینکفورٹ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ نیورمبرگ میں بھی جماعت کا مشن موجود ہے جس کے انچارج ایک جرمن نومسلم ہیں۔"

(جرمنی کا ایک اخبار)

جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کے پریذیڈنٹ ہیں اس جماعت کے اسلامی مشن تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور جماعت کا مرکز ربوہ پاکستان ہے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے مشنوں کا دورہ اکثر کرتے رہتے ہیں۔ ۴ جون کو انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اپنے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے خوشکن حالات بیان کئے۔ انہوں نے اسلامی مشنوں کی کامیابی کے حالات بالخصوص لائبیریا۔ نائیجیریا۔ غانا اور سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی کامیابی پر تبصرہ کیا اور کہا:-

"ہمیں کی طبیعت پر ان اسلامی مشنوں کے کامیاب نتائج کا گہرا اثر ہے۔ ہمارے مبلغین نے سوشل تحقیقات کو استوار کرنے اور اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے مشنوں کی کامیابی کے بارہ میں پوری طرح مطمئن نظر آتے تھے جرمنی میں بھی جماعت کی دو مساجد ہمبرگ اور فرینکفورٹ میں موجود ہیں"۔

اسی طرح جرمنی کی ایک مشہور پریس ایجنسی DER NORDSPIEGEL نے اس پریس کانفرنس کا مفصل ذکر اپنے شمارہ مورخہ ۶-۶-۶۵ میں کیا ہے جس کا خلاصہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

"صحرائے اعظم مغربی افریقہ میں اسلام کی ہمہ گیر اشاعت جماعت احمدیہ کا نصب العین قرار دے چکی ہے۔ ان ممالک میں اس جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں ۱۹۲۱ء سے بڑی کامیابی سے جاری ہیں۔ یہ صراحت جماعت احمدیہ کے تبلیغی ادارے کے پریذیڈنٹ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کی جو حال ہی میں غانا۔ گیمبیا۔ نائیجیریا اور سیرالیون میں اپنا تبلیغی دورہ مکمل کر کے آئے ہیں۔ مغربی افریقہ میں اسلام آٹھویں صدی میں شمالی جانب سے پہنچا گزشتہ صدی کے نوآبادیاتی دور میں عیسائیت بھی افریقہ کے مغربی اور مشرقی حصوں میں پہنچ گئی اسکے پھیلنے کی زیادہ تر وجہ یہ تھی کہ یہ بیرونی حکومتوں کا مذہب رہا ہے۔ ان ممالک میں اسلام پھیلانے کا کام سب سے پہلے جماعت احمدیہ نے منظم طور پر جاری کیا۔ یہ تحریک جس کا مرکز ربوہ پاکستان ہے اپنے بانی کی اقتداء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کو دنیا میں پھیلا رہی ہے جسکے نتیجہ میں گزشتہ چند سالوں میں مغربی افریقہ کے ایک حصہ نے جو پہلے اپنے آبائی مذہب پر قائم تھا اسلام قبول کر لیا ہے۔ اسلام کی ترقی کی موجودہ رفتار عیسائیت کی ترقی کی رفتار سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اسلام کی مقبولیت کی زیادہ تر وجہ اسلام کے اصولوں کا فطرت کے مطابق ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ کے متعلق اسلام میں توحید کا تصور عیسائیت کے تثلیث کے تصوّر کے مقابلہ میں انسانی فطرت سے زیادہ قریب ہے۔

اعداد و شمار کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی مغربی افریقہ میں ترقی کا جائزہ یوں لیا جا سکتا ہے کہ غانا میں ۲۳ تبلیغی مراکز سیرالیون میں ۴۴ نائیجیریا میں ۳۸ مراکز ہیں غانا میں ۱۵۰ مساجد نائیجیریا میں ۱۹ اور سیرالیون میں ۲۵ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ غانا میں جماعت کے ۲۱ سکول نائیجیریا میں ۱۰ اور سیرالیون میں ۴ سکول ہیں۔

اسیطرح مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ تبلیغی میدان میں ہر جگہ کام سے مصروف ہے۔ تبلیغی مراکز دارالسلام اور تبورا میں ہیں وہاں بھی جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کر رہی ہے اور اب تک ۳ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔

یورپ میں بھی جماعت منظم طور پر تبلیغ کر رہی ہے انگلینڈ۔ سکنڈے نیویا۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مراکز موجود ہیں۔ جرمنی میں ہمبرگ اور فرانکفورٹ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ نیورنبرگ میں بھی جماعت کا مشن موجود ہے جس کے انچارج ایک جرمن نومسلم ہیں"۔

اس مختصر رپورٹ سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ محترم جناب میاں صاحب کا تین روزہ قیام ہمبرگ کتنا مفید رہا۔ اس دورہ میں آپ نے جرمنی میں تبلیغ کے کام کا پورا پورا جائزہ لیا اور اپنی قیمتی ہدایات اور نصائح سے نوازا جن پر ہم انشاء اللہ پورا پورا عمل کریں گے وباللہ التوفیق۔ انکی محبت اور اخلاص کا ہمارے قلوب پر گہرا اثر ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

ہمبرگ میں تین روزہ قیام کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مورخہ ۶ جون کو فرنکفورٹ تشریف لے گئے۔ ہوائی اڈہ پر مولوی فضل الٰہی صاحب انوری انچارج فرنکفورٹ مشن کے علاوہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ اور دیگر پاکستانی احمدی و غیر احمدی احباب آپکے استقبال کے لئے موجود تھے۔ مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب جو لندن سے پاکستان جاتے ہوئے ایک دن قبل ہی فرنکفورٹ میں تشریف لائے ہوئے تھے بھی موجود تھے۔ جرمن ہوائی کمپنی کا جہاز جس پر مکرم صاحبزادہ صاحب ہمبرگ سے فرنکفورٹ پہنچے ٹھیک نو بجکر ۴ منٹ پر پہنچا۔ ضروری مراحل سے فارغ ہونے کے بعد جب صاحبزادہ صاحب موصوف اور مکرم سید مسعود احمد صاحب باہر تشریف لائے تو آپکو پھولوں کے ہار پہنائے گئے بعض دوستوں نے پھولوں کے گلدستے آپکی خدمت میں پیش کئے۔ آپنے سب حاضرین کو باری باری مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں دو عرب دوستوں کی کاروں کے ذریعہ سب قافلہ مشن ہاؤس میں پہنچا۔ چونکہ فرنکفورٹ میں مکرم صاحبزادہ صاحب کا قیام چند گھنٹے ہی تھا اسلئے سوائے ملاقات کے اور کوئی خاص پروگرام نہیں رکھا گیا تھا۔ مشن ہاؤس میں پہنچتے ہی سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ صاحب نے مسجد میں دو نوافل بطور شکرانہ ادا کئے۔ اسکے بعد جملہ دوستوں کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔

۴ بجے سے ۶ بجے تک جو عام ملاقات کا وقت تھا جرمن مسلم و غیر مسلم مہمانوں کا تانتا بندھا رہا۔ آپنے ہر ایک کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ۶½ بجے مشن ہاؤس سے چل کر سب دوستوں کی معیت میں آپ ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ آپکو الوداع کہنے والوں میں قابل ذکر پی آئی اے کے مینیجر یزدانی صاحب ہیں جو کہ نہ صرف بڑی عقیدت مندی سے مع بیگم صاحبہ آپسے ملاقات کیلئے تشریف لائے بلکہ بڑے اصرار سے ہوائی اڈہ پر لیجانے کیلئے اپنی کار پیش کی ہم انکی اس پیشکش کیلئے انکے تہ دل سے ممنون ہیں۔ انکے علاوہ مصری سفارتخانہ کے ایک دوست مسٹر بسیط بھی آپکے ہمراہ رہے اور بڑی عقیدتمندی کا اظہار کرتے رہے۔

مکرم صاحبزادہ صاحب کے فرانکفورٹ تشریف لانے کی خبر ایک ہفتہ قبل ہی یہاں ہم مقامی اخبارات میں چھپ چکی تھی۔ آپکی تشریف آوری سے ایک دن قبل دوبارہ جلی عنوانات کے ساتھ آپکی آمد کی خبر شائع ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم میاں صاحب کو پوری صحت کیساتھ خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور انکی قیادت میں ہمیں بھی سلسلہ عالیہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

عبداللطیف
مبلغ انچارج جرمن مشن

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت انسانِ کامل

از محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم اے بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی

(۳)

پھر کچھ ہی عرصہ بعد وہی فاتح جرنیل جسکی تلواریں کی جھنکار کبھی بدر اور کبھی اُحد کے میدانوں میں سنائی دیتی تھی شاہانہ خلعت میں جلوہ گر ہوتا ہے ـــ اب وہ وقت آگیا تھا جب حکومت کی باگ ڈور آپ کے دستِ مبارک میں تھما دی گئی تھی ـــ لیکن ساری بادشاہتیں قربان ہو جائیں ہمارے سید و مولیٰ کی بادشاہت پر جس میں کبھی کسی قدم پر بھی شاہان روم و ایران کی تقلید کا شائبہ نہیں ہوتا ـــ بلکہ ہر مقام پر نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے عدل و انصاف اور رحم و درگزر سے کام لے کر ساری دنیا کے حکمرانوں کے لئے ایک اسوۂ حسنہ پیش کر دیا۔

شاہانہ خلعت میں ملبوس ہوتے ہی آپ کے حضور قیدیوں کا ایک گروہ دھڑکتے ہوئے دلوں اور لرزتی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ پابہ زنجیر آتا ہے ـــ لیکن واضح ہو یہ گروہ ان ظالموں پر مشتمل ہے جنہوں نے حضور والا کے دورِ محکومیت میں جور و استبداد کے پہاڑ اس سید المظلومین پر توڑ ڈالے تھے جنہوں نے آپ کے چچا کا کلیجہ نہایت بے سنگدلی اور بے دردی سے چبا ڈالا تھا) اور جنہوں نے آپ کے جسم اطہر کو ناحق کئی بار لہو لہان کیا تھا لیکن اے مختلف ممالک کے حکمرانو ـــ اے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہونے والو ذرا اس کریم فطرت کا نظارہ تو کرنا جسنے ان ظالم ترین سفاکوں کو ان کے ظلم و ستم اور طعن و تشنیع کا بدلہ ان الفاظ میں دیا:-

لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء۔

یعنی جاؤ میں نے تم سب کو معاف کر دیا اور میں تمہارے کسی فعل پر تمہیں ملامت بھی نہیں کرتا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا:-

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم۔ (یونس آیت ۱۲۷)

درحقیقت یہ سچ ہے ـــ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

پھر آپ کے دورِ حکومت میں ہمیں اعلیٰ درجہ کا عدل و انصاف بھی دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے کبھی کسی آزاد کو غلام پر۔ امیر کو غریب پر اور طاقتور کو کمزور پر فضیلت نہ دی بلکہ فرمایا کہ میرے نزدیک کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں بلکہ حقیقت میں بڑا وہ ہے جو اعمال اور کردار کے لحاظ سے بڑا ہے۔ چنانچہ امام اور مؤذن مقرر کیا تو ایک غلام زید بن حارث کو۔ اس کے بعد بھی نظرِ انتخاب اسامہ بن زید پر پڑتی ہے ـــ اس پر بعض نو آموز مسلمانوں نے ان کے نسب پر اعتراض بھی کیا تو آپ نے بڑے جلال سے فرمایا "کہ اسلام میں صرف ذاتی قابلیت دیکھی جاتی ہے اور خدا کی قسم مجھے یہ دونوں صدر رجہ محبوب ہیں"۔

گویا ہمارے شہنشاہ اعظم کی نگاہ نہ جمال پر تھی نہ جلال پر۔ نہ نسب پر اور نہ مال پر۔ بلکہ آپ کی ذاتِ مقدس لاشرقیۃ ولا غربیۃ کے مصداق ہر قسم کے تعصبات سے مبرا تھی اور حقیقت میں ایک اعلیٰ درجہ کے حکمران تھے جسکی نظیر ساری دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

پھر نہ صرف یہ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود امیروں۔ غریبوں۔ حاکموں محکوموں بچوں۔ بوڑھوں۔ نوجوانوں ... وغیرہ کے لئے کامل نمونہ ہے بلکہ انتہا تو یہ ہے کہ آپ نے انبیاء کے لئے بھی اسوۂ حسنہ پیش کر دیا ہے۔ لہذا اب کوئی شخص مقامِ نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا سوائے اسکے کہ وہ آپ کی کامل اتباع کرے۔ آپ کے عشق میں اپنے آپ کو فنا کر دے اور پھر آپ کے فیض سے فیضیاب ہو۔ اللہ تعالےٰ نے صاف صاف قرآن کریم میں فرما دیا:-

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین

(النساء ۷۰)

یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کریں گے تو وہی نبوت کے انعامات سے نوازے جائیں گے۔

آپ نے خود اس حقیقت کی تائید ان الفاظ میں کی۔

لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔

یعنی اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوتا ـــ کیونکہ آپ کی ذاتِ مبارک میں تو وہ تمام کمالات بدرجہ اتم موجود ہیں جو دیگر انبیاء کو علیحدہ علیحدہ ودیعت کئے گئے تھے۔

لاکھوں درود اور سلام ہوں ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) پر کہ آپ نے قیامت تک کے لئے ہر قسم کے انسانوں کے واسطے کامل اسوۂ حسنہ پیش کر دیا ہے۔ تا وہ اس پر عمل پیرا ہو کر اس خالق کائنات کی محبت حاصل کر سکیں +

لباس میں سادگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے واقف زندگی

قارئین الفضل ۲۷ جون کے پرچہ میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے کہ تحریک جدید کے بنیادی مطالبہ سادہ زندگی کے ذیل میں "کھانے میں سادگی" کا حصہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔ چونکہ اس اہم مطالبہ کو پورا کئے بغیر ہم اشاعت اسلام کے عظیم الشان نصب العین میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ہر احمدی کے لئے اس کی تفاصیل مستحضر رکھنا ازبس ضروری ہے۔ اب اس مطالبے کا دوسرا حصہ یعنی "لباس میں سادگی" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق سعید بخشے۔

۲۔ جوں جوں انسانی رجحان مادہ پرستی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کے مطابق عوام کے دلوں میں لباس کی نمائش کا شوق شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کو اس سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے لباس میں سادگی اختیار کرنے کی تحریک بھی فرمائی چنانچہ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا ہے لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بیّن فرق ہے امیر اپنے کپڑوں کو سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے کہیں میلا نہ ہو جائے اور اس طرح وہ غرباء سے پرے پرے رہتے ہیں۔ پس لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ ہر وقت اسے یہ خیال رہتا ہے کہیں اس پر دھبہ نہ پڑ جائے کہیں اس پر داغ نہ لگ جائے اور اس طرح غریبوں سے اسکے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا۔ اس کے مقابلہ میں اس شخص کو میں زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑوں کے ہیں اور وہ ان کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا جو امارت اور غربت میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے جو بنی نوع انسان میں کئی قسم کی جماعتیں پیدا کرنے کا محرک ہو جائے سخت ناپسندیدہ اور فتنے پیدا کرنے والا ہے۔ خواہ اس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں پس یہ ہدایت بھی کوئی وقتی ہدایت نہیں بلکہ مستقل ہدایت ہے۔ کیونکہ اسکے ذریعہ سے انسانوں میں سے تفرقہ دور ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۸ء)

لباس کے تکلفات اور شہری

دیہات میں بسنے والے تو بہت حد تک لباس میں تکلفات سے پاک ہوتے ہیں۔ البتہ شہری آبادی میں یہ مرض عام ہے۔ اس لئے شہریوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان الفاظ میں خطاب فرمایا:۔

"شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو لیکن عام طور پر لباس کے معنے زینت سے نکل کر فخر اور فیشن کی طرف چلے گئے ہیں بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بناتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۸ء)

عورتیں اور لباس

مردوں کے مقابل عورتوں میں یہ بیماری کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔ اسلئے ضرورت تھی کہ ان کو بھی توجہ دلائی جائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا:۔

"عورتوں میں خصوصاً اعلیٰ لباس کی بہت پابندی ہوتی ہے اور اس میں ان کی طرف سے بڑے بڑے اسراف ہو جاتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض گھر عورتوں کے لباس اور زیور کی وجہ سے ہی برباد ہو گئے ہیں انگریز اقتصادی لحاظ سے بہت بڑی محتاط قوم ہے۔ ان میں بھی عورتوں کے لباسوں کے اخراجات کی وجہ سے بڑے بڑے امراء تباہ ہو جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۸ء)

گوٹہ کناری

عورتوں کے کپڑوں سے بھی شاید زیادہ اخراجات ان کے فیتوں اور گوٹہ کناری پر ہو جاتے ہیں۔ اسے روکنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"کپڑے خواہ کتنے گراں ہوں ایک عرصہ تک کام دے سکتے ہیں مگر فیتے لباس پر صرف ٹانکے جاتے ہیں اور ہر روز بدلے جا سکتے ہیں اس لئے ہر نئے فیشن کو دیکھکر عورتیں دیکھ جاتی ہیں اور نیا فیتہ خرید کر پہلے فیتہ کی جگہ لگا لیتی ہیں اور میرا تجربہ ہے کہ کپڑوں پر اتنی قیمت نہیں لگتی جتنی کہ ایک فیشن پرست عورت کے فیتوں پر کیونکہ فیتے بدلے جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۸ء)

عبادت الٰہی میں روک

لباس کے فیشنوں اور تکلفات سے ایک طرف اگر مادی نقطہ نگاہ سے نقصان ہے تو دوسری طرف عبادت الٰہی میں روک بن جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا:۔

"درحقیقت اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہمارا دماغ تمام باتوں سے فارغ ہو اور یا تو وہ خدا کی یاد میں مشغول ہو یا بنی نوع انسان کی بہتری کی تدابیر سوچ رہا ہو اور حق بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں ہمہ تن مشغول ہو تو اسے یہ موقع ہی نہیں ملتا کہ وہ لباس کی درستی کی طرف توجہ کرے ...... انسانی دماغ جب ایک طرف سے فارغ ہو تبھی دوسرا کام کر سکتا ہے اگر ہم اپنے دماغ کو ان چھوٹی باتوں کی طرف لگا دیں تو اسلام کی ترقی کے کام کب کر سکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء)

ہم اپنے محبوب و مقدس امام کے ان ارشادات پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف اپنی مالی حالت ہی سنبھال سکیں گے۔ بلکہ کئی کار آمد رجحانات کو انشاء اللہ تعالیٰ اپنا لیں گے۔ جن میں سے سب سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر رجحان اشاعت اسلام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ضمن میں کامیاب و کامران فرمائے۔

دعائے مغفرت

میری لڑکی امۃ العزیز اہلیہ قاضی عبدالکریم صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹس افیسر واپڈا پشاور مورخہ ۶/۶۵ ۔۴ کو راولپنڈی ہولی فیملی ہسپتال میں ۳۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ اسی روز بذریعہ ٹرک پشاور لایا گیا اور نماز جنازہ مکرم مولانا چراغ دین صاحب نے پڑھائی۔ جس میں احباب جماعت نے بکثرت شمولیت فرمائی اور احمدیہ قبرستان پشاور میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور بچوں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مجھے احباب جماعت اور افرباء کی طرف سے تعزیتی خطوط بکثرت موصول ہوئے ہیں۔ میں ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمارے اس صدمہ میں شریک ہو کر ڈھارس بندھائی۔ جزاہم اللہ

عبداللطیف پریذیڈنٹ صدقہ سول کوارٹرز پشاور صدر

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کریں۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۳۵۵۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ ۔۔۔ ۰۰ — ۳۰۰

۳۵۶۔ " ڈاکٹر محمد الدین صاحب میڈیکل آفیسر وہاڑی ضلع ملتان منجانب والد صاحب مرحوم ۔۔۔ ۰۰ — ۳۰۰

۳۵۷۔ " مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی گیمبیا منجانب والد صاحب حضرت مولوی عبدالحق صاحب مرحوم رضؓ ۔۔۔ ۰۰ — ۳۰۰

۳۵۸۔ " کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی ربوہ منجانب والدہ امام بی بی صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۰۰ — ۳۰۰

۳۵۹۔ " خلیفہ عبدالمنان صاحب بی اے بی ایس سی پوسٹ بکس نمبر ۲۳۰ لاہور ۔۔۔ ۰۰ — ۳۰۵

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

احباب جماعت تک الفضل کے ذریعہ سے یہ خوشکن خبر پہنچ چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے بفضل خدا جو اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کا کام اکناف عالم میں ہو رہا ہے اس سے باخبر رکھنے کے واسطے مرکز سلسلہ سے ماہنامہ "تحریک جدید" جلد احباب کے ہاتھوں میں آرہا ہے۔ اس گرانقدر مجلہ کی اشاعت تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے انشاء اللہ تعالیٰ نہایت مفید ہوگی۔ پس احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ جماعتی اور انفرادی طور پر اس ماہنامہ کی اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔

۱۔ جو جماعتیں جماعتی طور پر اسے تقسیم کرنا چاہیں۔ وہ مطلع فرمائیں کہ کس قدر تعداد میں انہیں رسالہ درکار ہے۔

۲۔ جو احباب انفرادی طور پر اس کی خریداری قبول فرما رہے ہیں۔ وہ اس کا چندہ اپنے دوسرے چندوں کے ساتھ اپنی مقامی جماعت میں سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرمادیں۔ اور ہمیں صرف اس کی اطلاع کردیں۔ رسالہ انشاء اللہ ان کے نام جاری کردیا جائیگا۔

۳۔ جو احباب اس رسالہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ وہ مینیجر ماہنامہ تحریک جدید سے خط و کتابت فرمائیں۔ (مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید)

ملازم حضرات کیلئے ایک نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کی سکیم کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود کا ارشاد ہے۔ وہ دوست جو ملازمت کرتے ہیں۔ اپنی سالانہ ترقی کی رقم تحریک جدید کو بطور چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کیا کریں۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ۱۳/۱۲ ملکانی محلہ فریئر روڈ کراچی ترقی کی رقم ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے ۱۲۵/- روپے کی ترقی ملی ہے جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے تحت مساجد فنڈ کے لئے ارسال ہے اور ۷۵/- روپے بطور شکرانہ کے اس میں شامل کردئے ہیں (۲۰۰/- روپے کا چیک وکالت مال کو ارسال کیا ہے) اس مد میں مزید ایک صد روپے اور ادا کرنے کا وعدہ بھی قبول فرمائیں تاکہ یہ رقم تین صد ہو جائے"۔

دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم سید صاحب موصوف کو مزید خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (قائمقام وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۹ جولائی ۱۹۶۵ء کے ص ۳ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس میں شمار نمبر ۱۳۲ یوں پڑھا جائے۔

محترمہ صفیہ بانو صاحبہ اہلیہ پروفیسر ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب لاہور (قائمقام وکیل المال تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

مکرم شیخ طلعت علی ولد شیخ اشتیاق علی صاحب مرحوم جو کہ پہلے حیدرآباد سندھ میں ہوتے تھے۔ ان کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔

اگر شیخ طلعت علی صاحب خود اعلان کو پڑھیں یا کسی دوست کو علم ہو تو ایڈریس سے مطلع فرمادیں۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

۱۔ برادرم مکرم نور محمد خاں صاحب مدرس ابن مکرم ماموں حاجی فتح محمد خاں صاحب بزدار ساکن بستی بزدار ۲۰/۶/۶۵ کو عین جوانی کی عمر میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۳۵ سال تھی۔ وہ اپنے معمر والدین کے اکلوتے بیٹے تھے احمدیت کے بڑے شیدائی تھے۔ نماز اور روزہ کے پابند تھے۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ دینداری، مہمان نوازی اور خوش خلقی ان کا شیوہ تھا۔ صابر و شاکر اور سلسلہ کے کاموں میں خاص دلچسپی رکھنے والے تھے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے والدین عزیزان اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز ان کی اولاد کو دین و دنیا میں کامیاب و کامران کرے۔ اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(جمیل احمد خاں ابن محمد مسعود خاں صاحب مرحوم ساکن منڈرانی)

۲۔ میرے والد محترم راجہ ممتاز احمد صاحب بروز سوموار ۵ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت ساڑھے چھ بجے شام ریلوے ہسپتال راولپنڈی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم آف چنگا بنگیال کے صاحبزادے اور خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈہرہ دون کے داماد تھے۔ اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز احباب دعا فرمائیں کہ میری والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

پنجاب موٹر اسٹور۔ لیاقت علی روڈ۔ راولپنڈی

ولادت

۱۔ ملک اختر حسین صاحب پسر مکرم محترم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ جون ۱۹۶۵ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نام انور حسین تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم سلسلہ بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالرحمٰن انور

۲۔ اللہ تعالیٰ نے ۱۲/۶/۶۵ کو مبارک احمد صاحب کھوکھر کو پانچواں فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ مولیٰ کریم بچہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی — نیز خادم دین بنائے۔

(مبارک احمد ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ چوہدری قدرت اللہ صاحب انبالوی سیکرٹری مال سمندری) مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اب نشتر میڈیکل ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ (۲) ہمارے مکان کا کیس ایک عرصہ سے چل رہا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم نہایت پریشان ہیں

(قائد خدام الاحمدیہ۔ سمندری۔ ضلع لائلپور)

۲۔ محترمہ تاج بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالمجید صاحب فوڈمین مکھن پورہ لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں (قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

۳۔ میرے خالو حافظ محمد عبداللہ صاحب آف بھیکی اور ماموں شیخ ولی محمد صاحب آف سمحہ ڈیرہ لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ (خاکسار شیخ عبدالماجد صاحب ایم اے)

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفا اور پریشان رہنے والوں کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی" (افسر امانت تحریک جدید)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

ماہانہ رپورٹ کارگزاری مجالس انصار اللہ بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ جن مجالس کے زعمائے ابھی تک ماہ جون کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں نہیں بھجوائی۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس ماہ کی رپورٹ کارگزاری اپنی اولین فرصت میں مرکز کو بھجوائیں۔ اور آئندہ کے لئے انتظام فرمادیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ پہنچ جایا کرے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خریداران الفضل کی خدمت میں!

ضروری گزارش

اکثر دوست یہ ہدایت فرماتے ہیں کہ ان کی اخبار کی قیمت ختم ہونے پر انہیں وی پی نہ بھجوایا کریں۔ بلکہ چٹھی کے ذریعہ مطالبہ کیا جائے۔ لیکن متعدد احباب کی خدمت میں متعدد چٹھیاں ارسال کی جاتی ہیں مگروہ نہ تو قیمت بھجوانتے ہیں اور نہ کوئی جواب ہی دیتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ دفتر ہذا کی طرف سے ان کی خدمت میں دو مرتبہ یاد دہانی کرائی جائے گی اور تیسری مرتبہ وی پی بھجوایا جائے گا اور وی پی واپس کرنے کی صورت میں دفتر ہذا پرچہ بند کرنے پر مجبور ہوگا (مینجر الفضل)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

کراچی سٹی اور لپٹ درجھاؤنی کے درمیان ۱۱-اپ، ۱۲ڈاؤن پر کراچی سٹی اور کوئٹہ کے درمیان ۳-اپ-۴ ڈاؤن گاڑیوں پر اور کراچی چھاؤنی اور حیدرآباد کے درمیان لنک سروس کے ساتھ ۱۹-اپ ۲۰-ڈاؤن گاڑیوں پر لیفٹ کار سروس کے لئے کیٹرنگ کنٹریکٹ ۲۹ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت ۹ بجے دن ریلوے رٹ انسٹی ٹیوٹ حال تھیٹر روڈ لاہور میں بذریعہ نیلام عام دیا جائے گا۔

۲- نیلامی کی شرائط مع ٹھیکہ کی شرائط وضوابط پر مشتمل اگریمنٹ کی ایک نقل جو کہ کامیاب بولی دہندہ کی طرف سے کیا جائے گا نیز ریلوے انتظامیہ کے منظور شدہ طعام نامے اور نرخ نامے۔ چیف کمرشل مینجر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور سے -/۱۰ روپے فی نقل کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں

۳- نیلامی میں حصہ لینے کے خواہشمند اشخاص/فرمیں مطلع رہیں کہ انھیں ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء بوقت ۱۰ بجے تک ریلوے انتظامیہ کے پاس مبلغ -/۲۰۰۰ روپے بطور زرِ ضمانت جمع کرانا ہوں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کے مالی استحکام وغیرہ سے متعلق دستاویزی ثبوت جیسا کہ نیلام کی شرائط میں تفصیل درج ہے، بھی پیش کرنا ہوں گے۔

چیف کمرشل مینجر
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو درج ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز اور مقداروں کی مختصر تشریح	قیمت ٹنڈر فارم بشمول خرچ ڈاک و پیکنگ (ناقابل واپسی)	خاکے یا تصریحات (اگر مطلوب ہوں) درخواست پر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور سے درج ذیل قیمت کے عوض مل سکتے ہیں۔	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	۶۴-۳/۱۸۰/ء۷ کاسٹ آئرن سکریپ ٹکڑوں کی صورت میں ۳۰۰۰ء ٹن	روپے ۲۵ - ..	—	۱۳ جولائی ۶۵ء تا ۱۰ اگست ۶۵ء	۱۱ اگست ۶۵ء بوقت ۸ بجے	۱۱ اگست ۶۵ بوقت ۹ بجے
۲	۶۴-۵/۲۲۴/ء۷ پائپ کاسٹ آئرن ڈبل فلینجڈ ۱۰" بور × ۱۵ فٹ لمبائی ۲۴۲ عدد	روپے ۱۰ - ..	—	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۳- ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (اسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے دوران مندرجہ بالا قیمت کی بذریعہ نقد یا منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹس۔ گارنٹی بانڈز۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مندرجہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر موصول ہونے والی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۴- کوئی ٹنڈر یا استفسارات یا اس سلسلہ میں ترسیل زر زیر دستخطی کے نام پر نہ کی جائے۔

اے حمید (ایچ آر ایس)
چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور۔

کرونڈی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم عبدالرشید صاحب
نیوز پیپر ایجنٹ کرونڈی
سے طلب فرمائیں
(مینجر)

پتہ مطلوب ہے

مکرم ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب جو کہ پہلے پی ڈبلیو ڈی گمبٹ ضلع خیرپور (سندھ) میں ہوتے تھے اور علاقہ ٹھیمبر ضلع میرپور کے رہنے والے ہیں۔ ان کے پتہ کی نظارت ہذا کو فوری ضرورت ہے

اگر کسی دوست کو مکرم ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب کا پتہ معلوم ہو یا ٹھیکیدار صاحب مکرم خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

۲- مکرم ڈاکٹر عبدالمجید صاحب پنشنر پریکٹشنر قلات بلوچستان کو مکرم چوہدری خلیل الرحمن صاحب ای اے سی مستونگ کا پتہ درکار ہے مکرم چوہدری صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ ڈاکٹر صاحب مکرم کو اپنے موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں (مینجر الفضل ربوہ)

برمی زبان کی ایک کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر ناپاک حملہ

اور جماعتِ احمدیہ برما کی طرف سے کامیاب احتجاج

حکومت برما نے کتاب مذکور کے تمام نسخے بحق سرکار ضبط کر لئے

جماعت احمدیہ برما کے پریذیڈنٹ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ایک حالیہ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:-

"گزشتہ جمعہ ایک برمی کتاب ہمارے نوٹس میں آئی جس کا نام برمی زبان میں "انقلابی خیالات" ہے۔ اس میں مصنف نے مذاہب عالم کا مذاق اڑایا ہے اور اس کے کہنے کے مطابق یہ مضمون پروفیسر انگرسول کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ بہر حال جہاں اس نے دوسرے بانیان مذاہب پر حملہ نہیں کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک نہایت ناپاک اور خبیثانہ حوالہ درج کیا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شراب کا استعمال عام کرتے تھے اس نشہ کی حالت میں ایک خنزیر نے ایک مرتبہ حملہ کیا جس کی وجہ سے بعد میں شراب اور خنزیر کے حرام ہونے کے متعلق آیات قرآنی بنائی گئیں۔

یہ ایک نہایت ناپاک حملہ تھا۔ خاکسار نے فوراً ایک طرف تو دوسرے مسلم اداروں کو اس کی طرف توجہ دلائی اور دوسری طرف ایک احتجاجی مراسلہ کے ذریعہ ہوم سیکرٹری، انفارمیشن سیکرٹری اور سنٹرل انقلابی حکومت کے ادارہ کو خبردار کیا۔ الحمد للہ کہ اس احتجاج کا نتیجہ بہت جلد حکومت کی طرف سے عمل درآمد پر منتج ہوا۔ اور اس کتاب کی جملہ کاپیاں مختلف دکانوں سے ضبط کر لی گئیں اس طرح حکومت کے فوری اور مستحسن اقدام کی بدولت کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا اور مصنف کی ناپاک جسارت کا قلع قمع ہو گیا۔ الحمد للہ"

(سیکرٹری وکیل التبشیر)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارہواں ۱۱ سالانہ اجتماع امسال انشاء اللہ العزیز مورخہ ۸-۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ ربوہ میں منعقد ہوگا احباب سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کا ابھی سے عزم کر لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری بڑی لڑکی عزیزہ شاہدہ کو حال ہی میں بچے کے بعد دوسری مرتبہ ٹائیفائڈ کا شدید حملہ ہوا ہے۔ اگرچہ بخار اب پھر اتر گیا ہے لیکن کمزوری بہت ہے جو سخت باعث تشویش ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ التجا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالرحمٰن شاکر۔ ربوہ)

ہندوستان رن کچھ کے سمجھوتے کا پابند رہیگا

پاکستان کو وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی یقین دہانی

کراچی ۱۷ جولائی۔ ہندوستانی وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ وہ اور ان کی حکومت رن کچھ کے سمجھوتے کے پابند رہیں گے۔ انہوں نے حال ہی میں ثالثی کے بارے میں جو بیان دیئے تھے ان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان سے میرا مطلب رن کچھ کے سمجھوتے میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔

دہلی میں پاکستانی ہائی کمشنر نے مسٹر شاستری سے ان بیانات کی وضاحت چاہی تھی۔ جو انہوں نے پچھلے دنوں حیدرآباد اور ناگپور میں دیئے تھے اور جن پر پاکستان میں تشویش اور ناراضگی کا اظہار کیا گیا تھا ہندوستانی وزیر اعظم نے ان بیانات کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ اگر رن کچھ میں سرحد کے تعین پر دونوں ملکوں کے وزراء کی بات چیت ناکام ہو گئی تو اس صورت میں ٹربیونل ہی شہادتوں اور حقائق کی بناء پر فیصلہ کرے گا۔ اس کے فیصلے پر سیاسی مصلحتیں اثر انداز نہیں ہوں گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ خود ہندوستان میں آزاد سیاسی مبصروں نے رن کچھ کے سمجھوتے کی تعریف کی ہے اور سمجھوتے میں ثالثی کے متعلق دفعہ پر نکتہ چینی کو بے معنی اور لغو بتایا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا کے مبصر نے اپنے ہفتہ وار جائزے میں لکھا ہے کہ ثالثی آئینی تقاضا ہے۔ مبصر نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے آئین کی دفعہ ۵۱ میں کہا گیا ہے کہ حکومت بین الاقوامی تنازعات ثالثی سے طے کرنے کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ مبصر نے لکھا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں پاک و ہند کے مشترکہ اعلان میں سرحدی امور کے تصفیہ کے لئے ثالثی کو تسلیم کیا گیا تھا۔

پنج سالہ منصوبے کے تحت کارخانے دیہات کے نزدیک لگائے جائیں گے

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کی نشری تقریر

لاہور ۱۷ جولائی گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ حکومت ملک میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتی ہے جس میں افلاس اور احتیاج باقی نہ رہے جس کی بنیاد عدل و انصاف اور اخوت و مساوات پر ہو اور جس میں ہر فرد مطمئن اور محفوظ زندگی بسر کر سکے۔

گورنر کل شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صدر ایوب کا منشور ایک لائق احترام دستاویز ہے کیونکہ اس پر عمل پیرا ہو کر ہم مثالی معاشرہ کو معرض وجود میں لا سکتے ہیں۔

گورنر نے کہا کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے تحت بیشتر نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے تاکہ صنعتی اور زرعی شعبہ میں توازن اور یگانگت پیدا ہو سکے۔ انہوں نے کاشتکاروں سے اپیل کی کہ وہ زراعت کے فرسودہ طریقوں کو ترک کر کے جدید طریقے کو اختیار کریں۔ جدید طریقوں کے استعمال سے فی ایکڑ پیداوار میں کم از کم دوگنا اضافہ ہو سکتا ہے۔

گورنر نے سرکاری محکموں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ صدر کے منشور پر عمل درآمد کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں۔

گورنر نے کہا کہ موجودہ صوبائی بجٹ صدر کے منشور کو سامنے رکھ کر بنایا گیا تھا انہوں نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ اس پر تنقید مثبت اور تعمیری تھی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو یہ اصرار نہیں ہے کہ وہ تمام فیصلے درست کرتی ہے۔ حکومت نے تجزیہ اور تنقید کی روشنی میں اپنے متعدد فیصلوں پر نظر ثانی کی ہے۔

افسوسناک وفات

ربوہ ۱۸ جولائی۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم جناب ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا کی اہلیہ صفیہ بیگم صاحبہ کل مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۶۵ء کو سرگودہا میں بعمر ۳۵ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون جنازہ آج صبح چار بجے سرگودہا سے ربوہ لایا گیا ہے آج مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئے گی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ مرحومہ بہت دین دار تھیں ان کا خاندان ...